سوال

(33) صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو گالی دینا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین میں سے کسی صحابی کو گالی دینے سے انسان کافر ہوجاتا ہے ؟ جواب دے کر عنداللہ ماجور ہوں ۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

واضح ہو کہ کسی چھوٹے سے چھوٹے صحابی کے اسلام اور مناقب و محاسن اور اس کی اسلامی مساعی کا انکار نہ صرف اکبر الکبائر گناہ ہے ، بلکہ سنی اور شیعہ مجتہدین کے مطابق صحابہ کو سب و شتم کرنا کبیرہ گناہ اور موجب لعنت ہے ۔ پہلے چند ایک سنی احادیث اور اقوال پیش خدمت ہیں :

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم "لاَ تَسُبُّوا أَصْحَابِي فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ أَنْفَقَ أَحَدُكُمْ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا مَا بَلَغَ مُدَّ أَحَدِهِمْ وَلاَ نَصِيفَهُ" .

’’حضرت ابو سعید خدری کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا : لوگو! میرے صحابہ کو گالی نہ دینا (کہ ان کا مقام تو اتنا بلند ہے کہ) اگر تم میں سے کوئی شخص احد پہاڑ کے برابر سونا صدقہ کرے تو صحابہ کے آدھے مد کے برابر بھی نہ ہو گا ۔‘‘

صحابہ کے ساتھ بغض رکھنا اور دراصل اللہ اور رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بغض کی فرع ہے :

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغَفَّلٍ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم "اللَّهَ اللَّهَ فِي أَصْحَابِي اللَّهَ اللَّهَ فِي أَصْحَابِي لاَ تَتَّخِذُوهُمْ غَرَضًا بَعْدِي فَمَنْ أَحَبَّهُمْ فَبِحُبِّي أَحَبَّهُمْ وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ فَبِبُغْضِي أَبْغَضَهُمْ وَمَنْ آذَاهُمْ فَقَدْ آذَانِي وَمَنْ آذَانِي فَقَدْ آذَى اللَّهَ وَمَنْ آذَى اللَّهَ فَيُوشِكُ أَنْ يَأْخُذَهُ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ’’میرے بعد صحابہ کو اپنی تنقید کا نشانہ نہ بنانا ، جو ان سے محبت کرتا ہے کہ اسے مجھ سے محبت ہے جو ان سے بغض رکھتا ہے تو اس لیے کہ اس کو میری ذات کے ساتھ بغض ہے ، جس نے صحابہ کو ایذا پہنچائی تو اس نے مجھے ایذا دی ، جس نے مجھے ایذا دی تو اس نے اللہ تعالیٰ کو ایذا پہنچائی اور جس نے اللہ کو تکلیف دی تو قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ اس سے نپٹ لے ۔‘‘

صحابہ کو گالی دینا باعث لعنت ہے :

عن عطاء قال قال رسول اللہ ﷺ لا تسبوا اصحابی فمن سبھم فَعَلَیہِ لَعْنَۃُ اللّٰہِ ۔ ہذا مرسل ورجالہ ثقات

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میرے صحابہ کو گالی مت دو اور جس کسی نے ان کا گالی دی تو اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے ۔''

تمام صحابہ کرام نہ صرف افضل امت ہیں بلکہ اللہ علیم وخبیر نے اپنے نبی ﷺ کی صحبت ونصرت کے لیے ان کا خود انتخاب فرمایا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود صحابہ کے شرف اور مناقب بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں :

وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ : مَنْ كَانَ مُسْتَنًّا فَلْيَسْتَنَّ بِمَنْ قَدْ مَاتَ فَإِنَّ الْحَيَّ لَا تُؤْمَنُ عَلَيْهِ الْفِتْنَةُ أُولَئِكَ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانُوا أَفْضَلَ هَذِهِ الْأُمَّةِ أَبَرَّهَا قُلُوبًا وَأَعْمَقَهَا عِلْمًا وَأَقَلَّهَا تَكَلُّفًا اخْتَارَهُمُ اللَّهُ لِصُحْبَةِ نَبِيِّهِ وَلِإِقَامَةِ دِينِهِ [ص :68] فَاعْرِفُوا لَهُمْ فَضْلَهُمْ وَاتَّبِعُوهُمْ عَلَى آثَارِهِمْ وَتَمَسَّكُوا بِمَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ أَخْلَاقِهِمْ وَسِيَرِهِمْ فَإِنَّهُمْ كَانُوا عَلَى الْهُدَى الْمُسْتَقِيمِ

حضرت ابن مسعود صحابہ سے بعد آنے والوں کو وصیت فرماتے ہیں کہ تم کو فوت شدہ صحابہ کی سنت اور طریقہ کی اقتدا کرنی چاہیے، کیونکہ کوئی زندہ انسان فتنہ کی زد سے باہر نہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین ساری امت سے افضل لوگ تھے جن کے دل ایمان واخلاص اور تقویٰ سے معمور تھے۔ علم وعمل کی گہرائی میں سب سے آگے تھے اور تکلف نام کی چیز سے ناآشنا تھے۔ یہ وہ مبارک شخصیات ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کی نصرت اور اقامت دین کے لیے منتخب فرمایا ہے۔ پس آپ ان کی فضیلت کو پہنچانو اور ان کے علم وعمل کی اتباع کرو اور ممکن حد تک ان کے اخلاق عالیہ اور پاکیزہ سیرتوں کو اپناؤ، کیونکہ وہ ہر صورت رسول اللہ ﷺ کے سچے اور کھرے پیروکار تھے۔

صحابہ کرام کا گستاخ زندیق ہے :

امام ابوزرعہ رازی تصریح فرماتے ہیں :

«إِذَا رَأَيْتَ الرَّجُلَ يَنْتَقِصُ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاعْلَمْ أَنَّهُ زِنْدِيقٌ , وَذَلِكَ أَنَّ الرَّسُولَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَنَا حَقٌّ , وَالْقُرْآنَ حَقٌّ , وَإِنَّمَا أَدَّى إِلَيْنَا هَذَا الْقُرْآنَ وَالسُّنَنَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ , وَإِنَّمَا يُرِيدُونَ أَنْ يَجْرَحُوا شُهُودَنَا لِيُبْطِلُوا الْكِتَابَ وَالسُّنَّةَ , وَالْجَرْحُ بِهِمْ أَوْلَى وَهُمْ زَنَادِقَةٌ»

کہ جب آپ کسی شخص کو کسی ایک صحابی رسول کی تنقیص (اعتراض اور توہین) کرتے ہوئے دیکھے تو آپ یقین کرلیں کہ وہ بدبخت زندیق (بے دین) ہے کیونکہ ہمارے نزدیک رسول اللہ ﷺ حق ہیں اور قرآن بھی حق ہے اور صحابہ کرام ہی نے قرآن وسنت کو ہم تک پہنچایا ہے (اور صحابہ ہی ان دونوں کے شاہد عدل ہیں) اور یہ زندیق لوگ اپنے ناپاک ارادوں سے ہمارے گواہوں (صحابہ) پر جرح کرکے کتاب وسنت کو باطل ثابت کرنا چاہتے ہیں۔ حالانکہ وہ خود جرح کے بالاولی مستحق ہیں، یہ لوگ بلاشبہ زندیق (بے ایمان) ہیں۔

صحابہ کی توقیر اور تعظیم فرض ہے :

وکلھم عدل إمام فاضل رضی فرض علینا توقیرھم و تعظیمھم وأن نستغفر لھم و نحبھم وتمرۃ یتصدق بھا أحدھم أفضل من صدقۃ أحدنا بما یملک وجلسۃ من الواحد منھم مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم أفضل من عبادۃ أحدنا دھرہ کلہ

ہر ایک صحابی عادل (سچا اور متبع سنت) امت کا نام، صاحب فضیلت اور اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ تھا، ہم پر تمام صحابہ کی توقیر اور تعظیم فرض ہے اور یہ بھی فرض ہے کہ ہم ان کے لیے استغفار کریں اور ان کے ساتھ محبت رکھیں، ان میں سے کسی ایک صحابی کی ایک صدقہ کی کھجور ہم میں سے کسی ایک کی عمر بھی کی سخاوت سے افضل ہے۔

ان احادیث شریفہ سے ثابت ہوا کہ صحابہ کرام کے متعلق دل میں کدورت اور بغض وعناد رکھنا اکبر الکبائر گناہ، پرلے درجہ کی بدنصیبی اور اکتساب لعنت ہے۔ یہ عام صحابہ کرام کی عظمت، شان اور جلالت قدر کا بیان ہے، رہے حضرت ابوبکر صدیق تو ان کی عظمت وجلالت کا تو عالم اس سے بھی کہیں زیادہ بالاتر ہے، حتیٰ کہ ان سے محبت و

عقیدت مومن کے ایمان کا ثبوت اوران سے بغض وعناداورایمان کا فقدان ہے ۔

حضرت علی   تصریح فرماتے ہیں :

اَلَااُخْبِرُکَ بِخَیْرِ النَّاسِ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ ؟ أَبُو بَکْرٍ، وَعُمَرُ، لَا یَجْتَمِعُ حُبِّی وَبُغْضُ أَبِی بَکْرٍ وَعُمَرَ فِی قَلْبِ مُؤْمِنٍ»

’’کہ میری محبت اورابوبکراورعمرسے دشمنی ایک ساتھ کسی ایماندارکے دل میں جمع نہیں ہوسکتی ابوبکراورعمرکے ساتھ دشمنی بے ایمان ہونے کا واضح ثبوت ہے ۔‘‘

عن انس مرفوعا حب ابی بکر و عمر ایمان وبغضھما کفر

’’کہ ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کی محبت عین ایمان اوران کے ساتھ بغض وعداوت سراسر کفر ہے ۔‘‘

قَالَ بعض العلماء : لوقَالَ قائل : اِن جمیع الصحابۃ، ماعدااَبا بَکْرلیست ، لہ صحبۃ لم یکفر، ولوقَالَ : اِن اَبا بَکْرلم یکن صاحب رَسُول اللَّہ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کفر، فإن القرآن العزیزقَد نطق أَنَّہُ صاحبہ

بعض علمائے کرام نے یہ کہا ہے کہ اگرکوئی شخص حضرت ابوبکر   کوچھوڑکردوسرے تمام صحابہ   کےلیے شرف صحبت کا انکارکرے تووہ کافرنہیں ہوگا، اگرکوئی یہ عقیدہ رکھے کہ ابوبکرصاحب رسول ﷺ نہیں، تویہ شخص کافرہوگا کیونکہ قرآن عزیزنے واشگاف الفاظ میں ان کوصاحب رسول ﷺ کہا ہے، جیساکہ سورۃ التوبۃ میں نص جلی ہے :

إِذْ يَقُولُ لِصَاحِبِهِ لَا تَحْزَنْ إِنَّ اللَّهَ مَعَنَا ٤٠ ... سورة التوبة

’’جب وہ (رسول اللہ ﷺ)اپنے ساتھی سے کہہ رہاتھا توغم نہ کھا بے شک اللہ ہمارے ساتھ ہے ۔‘‘

چوں میگفت پیغمبریارخودرا

اندوہ مخوران اللہ معنا

(4)طبقات ابن سعد حصہ 3 میں مسلم بن بطین یوں گنگناتے ہیں :

انالعاتب لاابالک عصیبۃ

علقواالفری وبروامن الصدیق

اے پدرمردہ ہم اس جماعت کوملامت کرتے ہیں جنہوں نے کذب وافتراء کودل میں جگہ دی اورحضرت صدیق   سے بیزارہوگئے ۔

(5)جناب جعفرصادق تصریح فرماتے ہیں :

حدثنا سفیان عن جعفرانہ قال حب ابی بکر و عمر ایمان وبغضھما کفر

یعنی ابوبکراورعمر رضی اللہ عنہما کی محبت ایمان اوران کے متعلق دل میں بغض رکھنا کفر ہے، نیزیہ حوالہ بستان صحابہ ص 28 پربھی موجود ہے ۔

(6) جناب جعفر صادق فرماتے ہیں کہ جو شخص ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کی فضیلت کی منکر ہے، اس سے میرا کوئی تعلق نہیں۔

(7) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کسی نے حضرت ابوبکر و حضرت عمر رضی اللہ عنہما سے بغض رکھا وہ منافق ہے۔

گستاخ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا انجام بد:

ایک بدنصیب حضرات شیخین کو گالیاں بکتا تھا اور لوگوں کے منع کرنے کے باوجود وہ جب باز نہ آیا تو وہ رفع حاجت کے لیے نکلا تو بھڑوں نے اس کو گھیر لیا، اس نے امداد کے لیے پکارا، لوگ جب اس کی مدد کو نکلنے تو بھڑوں نے امداد کرنے والوں پر بھی حملہ کر دیا۔ لہذا لوگوں نے اس کی مدد ترک کر دی اور بھڑوں نے اس کو کاٹ کھایا۔

خلاصہ یہ کہ حضرت ابوبکر صدیق سے بغض و عداوت رکھنے والا پرلے درجہ کا بدنصیب اور ایمان سے محروم اور اپنے اس باطل عقیدہ کی بنا پر اسلام سے خارج اور بدانجام ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ محمدیہ

ج1ص216

محدث فتویٰ